جسم کو بول لینے دو

میرے جسم کا یقین کرو
اس کو تم سے بول لینے دو
میری سچائیوں کو اپنے کانوں میں گونج لینے دو
زور سے
صفائی سے
ہر رکاوٹ سے آزاد

اس کو بول لینے دو
اپنے وجود کا اعلان کر لینے دو
ان معرکوں کا بیان کرنے دو
جو تکلیفدہ ، ابھرتی ہوئ چھاتی کو سہتے ہوے
اپنی لمبی خود نافذ قید میں
اس نے لڑے ہیں

جھجکتے ہوے، اس کو ان تکالیف کے بارے میں بول لینے دو
جو ایک کرخت سرخ چھیتڑے
نے جذب کیے ہیں
جب میرے پہلے خون کے لال ریشم نے

حمام گھر کے سفید کونوں پر اپنے آپ کو بچھایا تھا

اس کو گا لینے دو
اس چال اور اس سنگھار کے بارے میں
جس کو وہ وقت اور بڑھاپے سے بچاتا آیا ہے
اس کو بول لینے دو ہوس کے آبولوں کے بارے میں
اور عشق کے بارے میں
اور اس کو بول لینے دو
اپنے دفناۓء ہوئے ارمانوں کے بارے میں

اس کو بول لینے دو
اس ازیت کے بارے میں
جو ایک اجنبی کے بستر پر
یاس سے تسلیم ہوتی ہے
ایک ایسے انسان کی ہوس کو پورا کرنے کی کوشش
جس کو میرا جسم جانتا ہی نہ ہو

اس کو بول لینے دو
جنے اور کھوئے ہوئے بچوں کے بارے میں
اپنے ہی جسم کی غلاظت ، اپنے ہی جسم کا درد ،
وہ درد جو گھٹنوں سے بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے
اس کو زور سے بول لینے دو
جیسے کوئی وحی پڑھتا ہے

تم بیوقوفوں کو یہ جان لینے دو

یہ وہ جسم نہیں ہے

جس کی حرمت کو تم اپنے ہوس کا نشانہ بناتے ہو

بلکہ، یہ ایک جان لیوا ہتھیار ہے

یہ اپنے اندر زندگی کی قدرت

اور اس کا ہر طوفان سماتا ہے

جسم بولتا ہے

شاعر: راجتی سلما

مترجم: نیرہ رحمن